ٹیٹو(Tatto)کی شرعی حیثیت

(ائمہ اربعہ کی روشنی میں)

مفتی نقاش چمن

ناشر

ارفع اسکالرز اکیڈمی انٹر نیشنل

استفتاء:-

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ انسانی جسم یا ہاتھ وغیرہ پر ٹیٹوز Tattos بنوانا جائز ہے یا نہیں؟ اس کی اجرت حلال ہے یا حرام؟ نیز ائمہ اربعہ کا اور بالخصوص احناف کا کیا موقف ہے؟

(سائل محمد ضیاء کریمی سان فرانسسکو امریکہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایتہ الحق و بالصواب

عربی زبان میں ٹیٹو کو وشم اور اردو زبان میں جسم گدوانا کہا جاتا ہے۔

سب سے پہلے وشم (ٹیٹو) کی لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیے جائیں گے پھر اس کے بعد اس کی شرعی حیثیت اور اس سے منسلک دیگر موضوعات پر کلام کریں گے۔ان شاء اللہ عزوجل

تعریف:۔

لغت میں وشم کا معنی علامت ہے جمع وشوم اور وشائم ہے۔

اس کے چند معانی یہ بھی ہیں۔

نباتات کی پہلی روئیدگی۔مار لگنے یا گرنے کی وجہ سے کھال کے رنگ کا بدل جانا،بدن میں سوئی چبھونا اور اس پر نیل ڈالنا تاکہ اس کا نشان نیلا یا سبز ہو جائے۔

(لسان العرب،المصباح المنیر،المعجم الوسیط)

اصطلاح معنی:۔

کھال میں سوئی چبھونا یہاں تک کہ خون نکل آئے پھر اس پر نیل یا سرمہ جیسی چیز ڈالی جائے تاکہ وہ نیلا یا ہرا ہو جائے۔

(ردلاالمختار علی الدر المختار ج 5 ص 239)

مستوشمۃ:۔ وہ عورت جس کے مطالبہ پر اس کے ساتھ یہ عمل کیا جائے۔

واشمہ:۔ وہ عورت جو چہرہ بازو ہونٹ سینہ یا جسم کے کسی بھی عضو پر گودنا(ٹیٹو) لگائے۔

متعلقہ الفاظ:۔

وسم:۔ لغت میں وسم داغنے کا اثر اور علامت ہے۔ جمع وسوم ہے۔ قد وسمہ وسمارۃ: علامت یا داغ کے ذریعہ نشان لگانا ہے۔ علامت یا داغ کے ذریعہ نشان لگانا، حدیث میں ہے **"انہ کان یسم ابل الصدقہ"** (آپ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کے اونٹ کو نشان لگاتے تھے)۔

(حدیث" انہ کان صلی اللہ علیہ وسلم یسم ابل الصدقہ کی روایت بخاری (الفتح ج 3 ص 336) نے حضرت انس بن مالک سے کی ہے۔

یعنی داغ کر علامت لگاتے تھے اور **سمۃ ووسام:** وہ مختلف صورتیں جو اونٹ پر علامت کے لیے لگائی جاتی تھیں۔

میسم: وہ شی جس کے ذریعہ جانوروں پر نشان لگایا جائے یعنی داغنے کا آلہ جیسے مکواۃ(کہ اس کے بھی یہی معنی ہیں اور استری کے معنی میں آتا ہے۔

(لسان العرب،المصباح المنیر،المعجم الوسیط)

اصطلاح میں وسم: آگ یا نشتر سے نشان لگانا ہے۔

وشم اور وسم میں تعلق یہ ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک آلہ اور حکم کے اختلاف کے باوجود علامت ہے۔

(شرح الرسالہ لابی الحسن الشاذلی ج 2 ص 397)

شرعی حکم:۔

جمہور فقہاء کا مذہب ہے کہ وشم (گودنا) حرام ہے۔

(حاشیہ ابن عابدین ج 5 ص 239، فتح الباری ج 10 ص 306)

اس لیے کہ واشمہ (گودنے والی عورت) و مستوشمہ (گدوانے والی عورت) پر لعنت کے بارے میں صحیح احادیث موجود ہیں۔ا ن ہی میں سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما کی حدیث ہے۔انہوں نے کہا

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الواصلة و المستوصلة و الواشمة و المستوشمہ

ترجمہ:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بال میں دوسروں کے بال لگانے والی اور لگوانے والی گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

(روایت بخاری الفتح الباری ج 10 ص 378، اور مسلم ج 3 ص 1677)

بعض مالکیہ و شافعیہ نے اس کو کبائر (کبیرہ گناہ) میں شمار کیا ہے۔اس لیے کہ اس کے کرنے والے پر لعنت کی گئی ہے۔

(الکبائر للذہبی ص 153، الزواجر ج 1 ص 142)

بعض متاخرین مالکیہ نے اس کو مکروہ کہا ہے۔نفراوی نے کہا:

اس کراہت کو حرمت پر محمول کرنا ممکن ہے۔

(الفواکہ الدوانی للنفراوی ج 2 ص 342)

جوازی صورتیں :-

بعض فقہاء نے دو حالتوں کو حرمت سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

اول: جب کہ کسی مرض سے علاج کے لیے ٹیٹو(وشم) ایک متعین و ضروری طریقہ ہو جائے تو وہ جائز ہو جائے گا اس لیے کہ ضرورتیں محظور چیزوں کو مباح کر دیتی ہیں۔

دوم: جب کہ ٹیٹو(وشم) ہی ایک ایسا ذریعہ ہو جس کے ذریعہ عورت اپنے شوہر کی اجازت سے اس کے لیے زینت اختیار کرے۔

(حاشیہ العدوی علی شرح الرسالہ ج2 ص367، حاشیہ الطحطاوی علی الدر ج4 ص186)

چنانچہ حضرت عائشہ سے مروی ہے۔

انہ یجوز للمراۃ ان تتزین بہ لزوجھا۔

ترجمہ: عورت کے لیے جائز ہے کہ اس (ٹیٹو) کے ذریعہ اپنے شوہر کے لیے زینت اختیار کرے۔

(عدوی علی شرح الرسالہ ج2 ص367)

نوٹ:۔ اپنے شوہر کے لیے ٹیٹو کے ذریعے عورت کے زینت اختیار کرنے کے جواز کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اثر کو عدوی نے شرح الرسالہ میں ذکر کیا ہے ہمیں حدیث کی کسی کتاب میں یہ اثر نہیں مل سکا۔

وشم(ٹیٹو) کی نجاست اور اس کو دور کرنے کا حکم:۔

اس پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ ٹیٹو نجس و ناپاک ہے اس لیے کہ خون نے گودنے کی جگہ کو اس چیز کی وجہ سے جو اس پر چھڑکا گیا نجس بنا دیا۔

(حاشیہ ابن عابدین ج 1 ص 220)

ٹیٹو کے ناپاک ہونے کی حیثیت سے اس کو دور کرنے میں فقہاء کے درمیان درج ذیل اختلاف ہے۔

حنفیہ کا مذہب ہے کہ ٹیٹو کا حکم ناپاک ہو جانے والی چیز سے رنگنے یا خضاب لگانے کے حکم کی طرح ہے جو دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اس کے اثر کا باقی رہنا نقصان دہ نہ ہوگا۔ جب دھو دے گا تو پاک ہو جائے

گا کھال کا چھیلنا لازم نہ ہوگا اسلیے کہ وہ اثر و نشان ہے جس کو دور کرنا بہت ہی مشقت کا باعث ہوتا ہے اس کی نماز و امامت صحیح ہوگی۔

(حاشیہ ابن عابدین ج 1 ص 220)

مالکیہ کا مذہب ہے کہ اگر ٹیٹو ممنوع طریقہ پر ہو بایں طور کہ وہ دوا کے لیے متعین نہ ہو اور نہ اس کے ذریعہ عورت اپنے شوہر کے لیے زینت اختیار کرے تو صاحب وشم (ٹیٹو والا شخص) کو آگ کے ذریعہ اس کو دور کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔بلکہ وہ معاف نجاست ہو گی اور اس کے ساتھ نماز صحیح ہو گی۔

(الفواکہ الدوانی ج 2 ص 411)

شافعیہ نے کہا: ٹیٹو کو دور کرنا واجب ہوگا بشرطیکہ ایسے ضرر کا اندیشہ نہ ہو جس سے تیمم مباح ہو جاتاہے اور اگر اس کا اندیشہ ہو تو اس کو دور کرنا واجب نہیں رہے گا اور نہ توبہ کے بعد اس پر کوئی گناہ ہوگا اور یہ اس وقت ہوگا جب کہ وہ بالغ ہونے کے بعد اپنی رضا مندی سے اس کو کرے

ورنہ اس کو دور کرنا مطلقا اس پر لازم نہ ہو گا اور اس کی نماز و امامت صحیح ہوگی اگر اس کے ہاتھ پر ٹیٹو ہو تو جس چیز میں ہاتھ ڈالے گا وہ چیز ناپاک نہ ہوگی۔

(مغنی المحتاج ج 1 ص 191)

حنابلہ کا مذہب ہے کہ اگر کسی آدمی کے زخم کو ناپاک دھاگا سے سیا جائے یا ہڈی کو ناپاک ہڈی سے جوڑا جائے پھر زخم اچھا ہو جائے یا ہڈی درست ہو جائے اور نجاست کو دور کرنے میں جان یا عضو پر ضرر کا اندیشہ ہو یا مرض ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو دور کرنا واجب نہ ہو گا۔اس لیے کہ جان و اعضاء کی حفاظت واجب ہے اور یہ نماز کے شرائط کی رعایت کرنے سے زیادہ اہم ہے اورجس طرح مناسب قیمت سے بہت زیادہ دے کر سترہ یا پانی خریدنا بھی اس پر لازم نہیں ہوتا ہے۔

تو مال کی حفاظت کے لیے متفق علیہ شرط کو چھوڑ دینا جائز ہے تو بدن کی حفاظت کے لیے مختلف فیہ شرط کو چھوڑ دینا بدرجہ اولی جائز ہوگا اور جب اس کو دور کرنا واجب نہیں ہے تو اگر گوشت اس کو چھپا دے تو نجس

دھاگا یا ہڈی پر مسح نہیں کرے گا اس لیے کہ پوری جگہ میں پانی کے ذریعہ طہارت حاصل کرنا ممکن ہے اور اگر گوشت اس کو نہ چھپائے تو اس پر مسح کرے گا اس لیے کہ پانی سے اسکو دھونا ممکن نہیں ہے۔

ٹیٹو اس کے مشابہ ہو گا اگر گوشت اس کو ڈھانک دے تو پانی سے دھوئے گا ورنہ مسح کرے گا اور اپنے جیسے کے ساتھ اس کی امامت قطعا صحیح ہوگی اور اسی طرح اس کے علاوہ قوی احتمال کے ساتھ دوسرے آدمی کے ساتھ بھی امامت صحیح ہو گی اس لیے کہ پانی کے نہ ہونے کی وجہ سے بدن پر نجاست کے لیے تیمم کرنا صحیح ہوتا ہے۔

اگر ٹیٹو کو دور کرنے میں ضرر نہ ہو تو اس کو دور کرنا واجب ہو گا۔اس لیے کہ وہ ضرر کے بغیر اس کو دور کرنے پر قادر ہے لہذا اگر اس کے ساتھ نماز پڑھے گا تو نماز صحیح نہ ہو گی۔

جس شخص پر اس کو دور کرنا ضرر کے اندیشہ کے نہ ہونے کی وجہ سے لازم ہو،اگر وہ اس کو دور کرنے سے قبل مرجائے تو لازما اس کو دور کیا جائے گا۔البتہ اگر اس کو دور کرنے سے مثلہ کا اندیشہ ہو تو اس کو دور کرنا لازم

نہ ہو گا اس لیے کہ جس چیز سے زندہ کو اذیت ہوتی ہے اس سے مردہ کو بھی اذیت ہوتی ہے۔

(کشاف القناع ج 1 ص 292)

ٹیٹو کی اجرت:-

حنفیہ نے صراحت کی ہے کہ گودنے والی گودنے پر مطلب ٹیٹو بنانے والی ٹیٹو بنانے پر جو اجرت لیتی ہے یہ ناجائزوحرام ہے۔

(حاشیہ ابن عابدین ج 5 ص 292)

واللہ و رسولہ اعلم بالصواب

12 ربیع الثانی 1441 ھجری

10 دسمبر 2019 عیسوی